بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

دارُ الافتاء

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب
مفتی و فاضل جامعہ مدنیہ

بیروزگاری اسکیم کے تحت پیلی ٹیکسی کی خریداری کا شرعی حکم

سوال: ماہنامہ البلاغ شمارہ جنوری ۱۹۹۳ء میں پیلو کیپ (پیلی ٹیکسی) سکیم سے متعلق ایک فتویٰ شائع ہوا ہے کیا آپ اس فتوے سے متفق ہیں؟ فتوے کی نقل ارسال کر رہا ہوں جو درج ذیل ہے۔

جناب محترم! حکومت بیروزگاری اسکیم کے تحت لوگوں کو قرضے پر ٹیکسی فراہم کر رہی ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ حکومت کے منتخب ڈیلر کو ایک درخواست دینی پڑتی ہے اور اس کے ساتھ ٹیکسی کی کل قیمت میں سے ۱۵ فیصد حصہ رقم کا پے آرڈر بنوا کر پرشدہ فارم اور اسٹامپ پیپر جس پر معاہدہ درج ہے، شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ منتخب ڈیلر کے دفتر میں جمع کروانا پڑتا ہے، اس کے بعد جب ڈیلر بینک سے قرضہ کی صورت میں ۸۵ فیصد رقم وصول کرے گا تو ٹیکسی متعلقہ شخص کو ملیگی یاد رہے کہ ہر سال ٹیکسی کے انشورنس کی رقم بھی جمع کروانی پڑتی ہے۔ سرکاری طور پر "قرضہ کی درخواست دینے کا طریقۂ کار" یہ ہے کہ اس اسکیم کے تحت، حبیب بینک، نیشنل بینک اور فرسٹ ویمن بینک کی منظور شدہ شاخیں ہی قرضہ جاری کرنے کی مجاز ہونگی۔ جن کی فہرست ضمیمہ ۲ گرین بروشر میں دی گئی ہے۔ اگر قرضہ لینے والے کا پتہ درست ہے اور وہ پہلے سے بینک کے نادہندگان میں شامل نہیں ہے تو اس کا قرضہ درخواست وصول کرنے کے ، دن کے اندر اندر منظور کر لیا جائے گا۔ گاڑی بذات خود قرضے کے لئے تحفظ کے طور پر بطور ضمانت سمجھی جائے گی، قرضہ کی منظوری کے بعد قرضہ لینے والا فرد، فرم متعلقہ بینک منیجر کیساتھ ایک معاہدے پر دستخط کرے گا۔ جس میں اقساط کی باہمی رضامندی سے ادائیگی کا طریقہ کار طے کیا جائے گا۔ معاہدہ فارم کا نمونہ ضمیمہ نمبر ۵ میں دیا گیا ہے یہ معاہدہ بینک کو یہ اختیار دیتا ہے کہ اگر متعلقہ فرد/ فرم دو اقساط تک ادائیگی نہ کر سکے تو وہ بذریعہ ٹریفک پولیس گاڑی کو واپس اپنی تحویل میں لے سکتا ہے۔ بنک نیشنل انشورنس کارپوریشن یا کسی دوسری منظور شدہ انشورنس کمپنی کے ساتھ انشورنس پالیسی لے کر دینے میں معاونت کا حامل ہوگا۔ اور یہ پالیسی بنک اور فرد/ فرم کے نام مشترک

ہوگی بنک گاڑی اسمبل کرنے والی فرم کے نام گاڑی کی سو فیصد قیمت کے مساوی پے آرڈر فراہم کرے گا اور گاڑی کے فراہمی کے وقت گاڑی کے کاغذات بنک اور متعلقہ فرد کے نام مشترکہ طور پر تیار ہوں گے اور قرضہ لینے والا فرد/ فرم مندرجہ ذیل قانونی دستاویزات پر دستخط کرے گا۔

۱ ___ اقرارنامہ (UNDERTAKING)

۲ ___ درشنی ہنڈی (PROMISORY)

۳ ___ قرضہ کی سہولیات کا خط (FACILITY LETTER)

۴ ___ معاہدہ برائے مالی معاونت (AGREEMENT FOR FINANCING)

۵ ___ تحویل نامہ (LETTER OF HYPOTHECATION)

قرضہ ۱۵ ر فیصد مارک اپ کی شرح سے ۵ یا ۷ سال میں واجب الادا ہوگا بنک ایک شراکتی حصہ دار کی حیثیت سے اس امر کا خیال رکھے گا کہ گاڑی صرف مجوزہ معاہدے کے تحت ہی چل رہی ہے۔ اور اس کا غلط استعمال نہیں ہو رہا قرضے کی تفصیلات ضمیمہ ۵ الف میں درج ہیں۔ رپورٹ برائے تخمینہ جات میں آمدنی کے جو اعداد و شمار ڈیلر کی طرف سے فراہم کئے جاتے ہیں۔ ان سے اس اسکیم کے تحت انتہائی معقول بافت کا پتہ چلتا ہے۔ اس منصوبے کے تحت ۱۵ : ۸۵ کی شرح سے چار ٹیکسی کاروں کی ادائیگی کا شیڈول دیا گیا ہے۔

گاڑی	قیمت	ماہانہ قسط ۸۵ فیصد
مہران	1,18,000	2,525
خیبر	1,55,000	3,312
ریسر	2,04,000	4,366
ٹیوٹا کرونا	3,442,000	7,309

نوٹ: بنک کا قرضہ سود کے ساتھ قسطوں میں واپس کرنا ہوتا ہے۔ فقط

نثار احمد ۔ ناظم آباد ۔ کراچی

الجواب حامداً ومصلیاً

حکومت نے ملک سے بیروزگاری دور کرنے کے لئے جو اسکیم جاری کی ہے اس کے طریقۂ کار کا غور سے مطالعہ کیا گیا، کاغذات میں یہ بات وضاحت کے ساتھ موجود ہے کہ بیروزگاری اسکیم کے تحت مہیا کی جانے والی گاڑی خریدنے کے لئے بنک سے تقریباً 85٪ رقم سود پر قرض لینا پڑتی ہے اور انشورنس کرانا بھی ضروری ہوتا ہے اور سود پر قرض لینا شرعاً حرام ہے نیز مروجہ انشورنس کمپنی کا کاروبار سود، جوا اور دیگر ناجائز شرطوں پر مشتمل ہے لہٰذا سودی لین دین کی وجہ سے جاری کردہ بیروزگاری کی اس اسکیم کے تحت مہیا کی جانے والی گاڑی خریدنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

بالعموم اس طرح کی سرکاری اسکیمیں بنانے والے افراد شرعی احکام سے نابلد ہوتے ہیں اور اپنی بے تدبیری کی وجہ سے پوری قوم کو حرام میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

حالانکہ اس بیروزگاری اسکیم کی متبادل جائز شرعی صورت بآسانی یہ ہو سکتی ہے کہ بنک سودی قرضہ جاری کرنے کے بجائے گاڑی خود خرید لے اور اپنے قبضے میں لانے کے بعد مدت طے کر کے مناسب منافع لگا کر (مرابحۃ) گاہک کو قسطوں پر فروخت کر دے اور یہ بھی طے کر لیا جائے کہ کتنے عرصے میں قسطیں ادا کرنی ہیں اور ہر قسط کی کتنی رقم ہوگی لیکن واضح رہے کہ قسط ادا کرنے میں تاخیر کی وجہ سے مالی جرمانہ عائد کرنا جائز نہیں ہے۔ تاہم خریدار کو بروقت ادائیگی کا پابند بنانے کے لئے دیگر شرعی طریقے ممکن ہیں ان طریقوں پر عمل کرنے سے یہ اسکیم شریعت کے مطابق ہو جائے گی۔

جہاں تک انشورنس کرانے کی بات ہے اس کی یہ صورت ہو سکتی ہے اگر سرکاری قانون کی رو سے انشورنس کرانا لازم ہی ہو تو گناہ سمجھتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے انشورنس کرا لیا جائے لیکن عند الضرورت صرف اپنے جمع کرائے ہوئے پریمیم کی حد تک رقم وصول کی جائے اس سے زیادہ رقم ہرگز وصول نہ کی جائے کیونکہ ملک میں انشورنس کا رائج الوقت نظام جب تک شرعی طریقۂ کار کے مطابق درست نہیں ہو جاتا اس وقت تک اپنے پریمیم سے زیادہ رقم انشورنس کرانے والے کے لئے جائز نہیں۔ واللہ سبحانہ اعلم

کتبہ مسیح اللہ عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۴-۷-۱۴۱۳ھ

الجواب صحیح
[illegible]

الجواب صحیح
عبد الرؤف سکھروی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۴-۷-۱۴۱۳ھ
نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
محمد عبد المنان عفی عنہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴
۴-۷-۱۴۱۳ھ
نائب مفتی دار العلوم کراچی ۱۴

الجواب صحیح
[illegible]
۴/۷/۱۴۱۳ھ

الجواب صحیح
اصغر علی ربانی
دار الافتاء دار العلوم کراچی ۱۴

دار الافتاء
دار العلوم کراچی

۱۴۱۳ھ

۲۷ رجب المرجب ۱۴۱۳ھ

ہمیں اس فتوی سے پورا اتفاق ہے ہم اپنے ہاں بھی آنے والے استفتاءات کا ذاتی تحقیق کے بعد یہی جواب دیتے رہے ہیں۔

مرکزی دار الافتاء
جامعہ مدنیہ
رجسٹرڈ
کریم پارک راوی روڈ لاہور